السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز عید کے بعد مصافحہ، معانقہ کرنے یا نہ کرنے کے متعلق صحیح موقف کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم نے اہل حدیث مجریہ ۲۰دسمبر ۲۰۰۲ء میں اس مسئلہ کے متعلق تفصیلی فتویٰ لکھا تھا کہ نماز عید کے بعد مصافحہ کرنے یا گلے ملنے کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ملتا، یہ ایک رسم ورواج ہے جس سے گریز کرنا چاہیے۔ البتہ عید کے بعد ایک دوسرے کو بایں الفاظ مبارک باد دی جاسکتی ہے ''تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ ''یعنی'' اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے (یہ عبادت) قبول فرمائے۔ ''اگرچہ اس کے متعلق بھی کوئی مرفوع روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے، تاہم بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان الفاظ کے ساتھ عید کے موقع پر مبارک باد دینا صحیح سند سے مروی ہے۔ اب ہم اس کے متعلق مزید گزارشات پیش کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں عید کے بعد جس دھوم دھام سے مصافحہ اور معانقہ کیا جاتا ہے، یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بالکل ثابت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس عمل پر ہماری طرف سے کوئی امر نہ ہو وہ رد کردینے کے قابل ہے۔'' [صحیح مسلم، الاقضیہ: ۴۴۹۳]

پھر مصافحہ اور معانقہ ملاقات اور رخصت ہوتے وقت مشروع ہے لیکن عید کے موقع پر اٹھے روانگی، پھر واپسی ہوتی ہے اس موقع پر مصافحہ اور معانقہ کا کوئی سبب اور وجہ معلوم نہیں ہوتی مولانا ثناء اللہ امر تسری رحمہ اللہ سے کسی نے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے بڑے جامع الفاظ میں جواب دیا فرماتے ہیں: ''مصافحہ بعد سلام آیا ہے، عید کے روز بھی بنیت تکمیل سلام مصافحہ تو جائز ہے، بنیت خصوص عید، بدعت ہے کیونکہ زمانہ رسالت وخلافت میں مروج نہ تھا۔'' [فتاویٰ ثنائیہ، ص: ۴۵۰، ج ۱]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ لوگ عیدین کے موقع پر ''تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ '' سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''ایسا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اہل شام حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کرتے ہیں اس کی سند جید ہے۔'' امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بھی روایت ہے کہ میں ابتدا میں کسی کو ان الفاظ سے مبارک باد نہیں دیتا، البتہ اگر مجھے کوئی کہتا ہے تو اس کا جواب دے دیتا ہوں علی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے آج سے پینتیس سال قبل اس مبارک باد کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں مدینہ میں عرصہ دراز سے یہ بات معروف ہے۔ [مغنی ابن قدامہ، ص: ۲۹۵، ج ۳]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ لوگ عید کے موقع پر ایک دوسرے کو ''عید مبارک ''کہتے ہیں کیا شرعی طور پر اس کی کوئی بنیاد ہے اگر ہے تو اس کی وضاحت فرمائیں۔ امام صاحب نے بایں الفاظ جواب دیا: ''عید کے دن نماز کے بعد ''تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ '' سے ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاسکتی ہے کیونکہ چند ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ عمل مروی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسے ائمہ کرام نے بھی اس کی رخصت دی ہے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حکم یا نہی مروی نہیں ہے، اس لئے اس کے کرنے یا نہ کرنے میں چنداں مضائقہ نہیں ہے۔ [فتاویٰ ابن تیمیہ، ص: ۲۵۳، ج ۲۴]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی تفصیل ہم پہلے فتویٰ میں بیان کر آئے ہیں، اسے دوبارہ ذکر کیا جاتا ہے:

[حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن ملتے تو مذکورہ الفاظ سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے تھے۔ [فتح الباری، ص: ۴۴۶، ج ۲]

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھا جب وہ عید پڑھ کر واپس ہوئے تو انہوں نے انہی الفاظ کے ساتھ ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ [الجوہر النقی، ص: ۳۲۰، ج ۳]

کتب حدیث میں بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے اور اسے اہل کتاب کا طریقہ بتایا گیا ہے لیکن وہ روایات محدثین کے قائم کردہ معیار صحت پر پورا نہیں اترتیں۔ [بیہقی، ص: ۳۲۰، ج ۳]

ان حقائق کے پیش نظر ''تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ '' کے الفاظ سے عید کے موقع پر مبارک باد تو دی جاسکتی ہے لیکن مصافحہ کرنا اور گلے ملنا ایک رواج ہے جس کا ثبوت محل نظر ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث